

## علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی شخصیت اور السیرۃ النبویہ میں ان کا منہج و اسلوب

### Personality of Ibn e Kathir and His Methodology in Al-Sīrah Al-Nabawīyyah



Scan for Online Version

**Dr. Muhammad Riaz Khan al-Azhari**

Associate Professor, Department of Islamic & Religious Studies,  
 Hazara University, Mansehra, Pakistan

**Muhammad Waqas**

PhD Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,  
 Hazara University, Mansehra, Pakistan

#### Abstract

*Sīrah is the topic which started during 1<sup>st</sup> Hijrah, from that time till now there are several books written on this topic, there is no such personality in history other than Prophet Muhammad (PBUH) whose biography from his birth till his death is preserved in such a manner. None of the aspect of his life is hidden, there was no such personality in history that was praised to such an extent. There are so many books written on the Sīrah of Holy Prophet (PBUH), but the one which was written by Allama Ibn-e-Kathir is indeed unique among them all. During his era there were too many books written on Sīrah al-Nabawīyyah but his command on Ḥadith and Fiqh made his work unique among others, he added authentic Aḥadith and narrations in his book and included such points which remained hidden from other authors. His book consists of 4 parts, and also includes Fiqh al Sīrah, which shows his great command over Fiqh (Islamic Jurisprudence). The work of Ibn-e-Kathir helps in deeply understanding the Sīrah of Prophet.*

**Keywords:** *sīrah, fiqh, Islamic jurisprudence, Ibn-e-Kathir.*

تمہید:

سیرت نگاری کا موضوع ایک ایسا موضوع ہے جس کی ابتداء پہلی صدی ہجری میں ہوئی اور پھر اس وقت سے لے کر آج تک علم سیرت پر مختلف عناوین و اسالیب کے ساتھ ہزاروں کتب تصنیف ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ علم تاریخ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے علاوہ کوئی دوسری شخصیت ایسی دکھائی نہیں دیتی جس کی ولادت سے وفات تک کے تمام احوال کو ایک تحقیقی اور تصنیفی انداز سے اس طرح پیش یا محفوظ کیا گیا ہو جس طرح سیرت نگاروں نے ہزاروں کتب مختلف زبانوں میں مختلف اسالیب کے ساتھ تصنیف کر کے آپ کی مدح سرائی کرنے کی کوشش کی تاریخ میں کوئی دوسری شخصیت ایسی نہیں جس کی خدمت میں اس طرح کی نوعیت کا خراج عقیدت پیش کیا گیا ہو۔

انہی سیرت نگاروں میں سے علامہ ابن کثیر (۷۷۴ھ) کا بھی ذکر کیا جاتا ہے جن کا شمار فن سیرت نگاری کے بالکل

درمیانی دور میں ہوتا ہے علامہ ابن کثیر نے اس فن میں "السیرۃ النبویہ" کے نام سے چار جلدوں پر مشتمل ایک مفصل کتاب مرتب کی چونکہ آپ کے دور میں سیرت کے بڑے بڑے مجموعے مرتب ہو چکے تھے اسی لیے آپ نے اپنی کتاب میں سیرت کے متعلق تمام چیزیں جمع کیں اور ان روایات کو لانے کا اہتمام کیا جن کو معتبر اور قابل قبول سمجھا جاتا ہو اور چونکہ آپ خود ایک بہت بڑے مفسر، محدث اور فقیہ تھے اس لیے آپ نے ان تمام نکات کو بھی اپنی تصنیف میں زیر بحث لایا جو عام سیرت نگاروں سے اوچھل رہ گئے تھے اور اپنی کتاب میں فقہیات سیرت پر بھی کافی عمدہ بحث کی۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا سیرت طیبہ کے موضوع پر یہ انداز تحریر اس میدان میں ہر کام کرنے والے کے لیے ممکنہ حد تک کافی ودانی ہے اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علی وجہ البصیرت سمجھنے اور اس کے اہم واقعات کو یاد کرنے میں مدد و معاون ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا تعارف :

علامہ ابن کثیر کی کنیت ابوالفداء، لقب عماد الدین، نسبی نسبت قرشی، مذہبی نسبت شافعی ہے۔ پورا نام اس طرح ہے ابوالفداء عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع قرشی شافعی۔ آپ اصل کے اعتبار سے بصرہ کے رہنے والے تھے لیکن ان کی نشوونما اور پرورش دمشق میں ہوئی۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ دمشق کی مشرقی جانب بصرہ نامی شہر کی ایک مرکزی بستی میں سن ۷۰۰ یا ۷۰۱ ہجری میں پیدا ہوئے<sup>۱</sup>۔ اور جب علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے وفات پائی تو اس وقت نابینا تھے۔ آپ نے ۲۴ شعبان بروز جمعرات سن ۷۷۴ ہجری میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر ۷۴ برس ہو چکی تھی<sup>۲</sup>۔

پرورش و نشوونما:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے والد اپنے علاقہ کے ایک مایہ ناز خطیب تھے۔ آپ کی پیدائش کے چار سال بعد انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کی پرورش اور تربیت ان کے بھائی شیخ عبدالوہاب نے فرمائی اور آپ نے اپنے اسی بھائی شیخ عبدالوہاب سے ابتداء میں بہت سارے علوم کی تعلیم حاصل کی پھر ۷۰۶ھ میں دمشق تشریف لے گئے جب کہ آپ کی عمر پانچ سال تھی<sup>۳</sup>۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے اساتذہ:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی زیادہ تر توجہ فقہ، حدیث اور علوم سنت کی طرف تھی کیونکہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے دور میں انہی علوم پر زیادہ توجہ دی جاتی تھی، اور اس میدان میں آپ کے اساتذہ بہت زیادہ ہیں، علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فقہ کی تعلیم شیخ برہان الدین ابراہیم بن عبدالرحمن الحزازی (م: ۷۲۹ھ) المعروف ابن فرکاح سے حاصل کی اور دمشق میں آپ نے عیسیٰ بن مطعم، احمد بن ابی طالب العمر (م: ۷۳۰ھ) المعروف ابن شحہ، قاسم ابن عساکر رحمہ اللہ، ابن شیرازی، اسحاق بن آمدی، محمد بن زراد اور شیخ جمال یوسف بن المزنی (م: ۷۴۲ھ) "مصنف تہذیب الکمال" سے حدیث کا سماع کیا۔ علامہ مزنی رحمہ اللہ سے آپ نے بہت سارے علوم حاصل کیے، احادیث کی تخریج بھی کی اور آپ کی شادی بھی ان کی صاحبزادی سے ہوئی<sup>۴</sup>۔

اسی طرح علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م: ۷۲۸ھ) سے بھی بہت سارے علوم حاصل کیے اور ایک طویل زمانہ تک ان کی صحبت بھی اختیار کی ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ آپ کے محبوب ترین اساتذہ میں سے شمار کیے جاتے ہیں اور آپ ان کے تفرقات سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ ابن العماد رحمہ اللہ اسی پس منظر میں فرماتے ہیں:

"علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کو ابن تیمیہ کے ساتھ خاص مناسبت حاصل تھی اور وہ ان کا بہت زیادہ دفاع بھی

کرتے تھے اور تفردات میں علامہ ابن تیمیہ کی ہی پیروی کرتے تھے جیسا کہ مسئلہ طلاق میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ ابن تیمیہ کی رائے پر فتویٰ دیتے ہیں، اسی وجہ سے ان کو بہت ساری آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔<sup>5</sup>

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ابن تیمیہ سے علوم حاصل کیے اور ان کے ساتھ خاص تعلق اور مناسبت کی وجہ سے بہت زیادہ آزمائشوں اور امتحانات میں مبتلا ہوئے۔"<sup>6</sup>

اسی طرح مشہور تاریخ دان حافظ شمس الدین ذہبی محمد بن احمد بن قانماز (م: ۷۴۸ھ) آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں اور مصر میں آپ نے ابو موسیٰ القرانی، الحسینی، ابو الفتح الدبوسی، علی بن عمر الوانی اور یوسی الحتینی وغیرہ سے اجازت حدیث حاصل کی۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے شیوخ سے بھی اجازت حدیث حاصل کی<sup>7</sup>۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا زمانہ:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا زمانہ ۸ھ کی ابتداء سے تقریباً اختتام تک کا ہے۔ اس دوران مختلف بادشاہوں کی حکومتیں رہی ہیں جو مصر اور شام تک پھیلی ہوئی تھیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے زمانہ میں عالم اسلام نے بہت اندوہ ناک مصائب و آلام کا سامنا کیا۔ اسی زمانہ میں فتنہ تاتار رونما ہوا جس کی وجہ سے بہت زیادہ و بائیں اور کثیر تعداد میں قحط سالی کے واقعات پیش آئے اور بد قسمتی سے اسی زمانہ میں حکومتیں دن بدن تبدیل ہوتی رہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ مسلمان بادشاہ ایک دوسرے پر ہی حملہ اور غارت گری اور حکومتیں گرانے کے منصوبے بناتے رہتے تھے<sup>8</sup>۔

کتب تراجم و تاریخ<sup>9</sup> اس بات پر شاہد ہیں کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی زندگی کے سالوں میں سے تقریباً کوئی سال بھی ایسا نہیں ہے کہ جس میں کوئی الم ناک واقعہ عالم اسلام میں رونما نہ ہو، مثلاً قحط سالی اور و بائیں پھیلنے کے واقعات اور افریقیوں اور تاتار کے حملے اور جنگیں اور مسلمانوں کی آپس کی جھڑپیں۔ اس سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی زندگی کوئی مستقل سیاسی ضابطہ حیات کے تحت نہیں گزری لیکن وہ زمانہ جو علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے مختلف بادشاہوں کی حکومتوں کے ماتحت بسر کیا ہے اس دوران علمی دنیا میں سردار مانے جاتے تھے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے مدارس کی تعداد، تعلیمی میدان اور تصنیف و تالیف کے شعبہ کو وسعت دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے اسباب تاریخ میں بہت زیادہ تعداد میں ذکر کیے جاتے ہیں جن میں سے چند اہم اسباب یہ ہیں:

- 1- مسلمان بادشاہ علمائے دین سے بے پناہ رغبت رکھتے تھے۔
- 2- بہت زیادہ تعداد میں جائیدادیں علمائے دین کے لیے وقف کر رکھی تھیں۔
- 3- تعلیم کا ہیں خود سرکار اپنی زیر نگرانی تعمیر کراتی تھی۔
- 4- اسلامی ممالک کے ایک دوسرے کے ساتھ باہمی روابط اور تعلقات تھے۔

لیکن یہ علمی ترقی ایک محدود دائرے تک تھی کہ جس میں بادشاہ وقت کی بات کی پیروی و تقلید اور اس کے احکامات کو ماننا ایک لازمی امر تھا لیکن اس کے باوجود اس دور میں حکومت وقت کے علمائے دین کی طرف متوجہ تھی اور علمی دنیا میں علوم شرعیہ کے تحت شمار کیے جانے والے علوم کی بہت زیادہ نشر و اشاعت اور وسیع پیمانے پر پھیلاؤ کا ذریعہ بنی۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ

کی زندگی میں یہ چیز واضح طور پر نظر آتی ہے کیونکہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی توجہ کا مرکز عمومی طور پر علوم سنت، علوم فقہ اور علوم شرعیہ تھے، آپ کی تصنیفات و تالیفات پر اس دور کے شعبہ تصنیف و تالیف کی مہریں بھی ثبت ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اکثر متقدمین کی کتابوں کو مختصر انداز میں پیش کرتے ہیں یا ان کی بعض کتابوں کو بہترین ترتیب میں پیش کرتے ہیں یا ان کی تشریحات یا ان پر حواشی درج کرتے ہیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کو ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ساتھ خاص تعلق اور مناسبت کی بناء پر ایک خاص عہدہ حاصل تھا جس کی وجہ سے وہ ایک امتیازی درجہ پر فائز تھے، ابن کثیر رحمہ اللہ اپنے استاد ابن تیمیہ کی طرح بدعات و خرافات سے بے حد متنفر تھے، سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی تحقیق پر پورا پورا اعتماد اور اعتبار کرتے تھے جو قدرتی استعداد اور ملکہ کی بناء پر حاصل کرتے تھے (یعنی اسانید اور اخبار کی پوری پوری تحقیق اور چھان بین)۔ ابن کثیر رحمہ اللہ تفسیر میں بھی ایک مایہ ناز حیثیت کے حامل تھے، مسند تدریس پر فائز رہے، اسرائیلیات اور کمزور روایات سے بے حد متنفر تھے جیسا کہ آپ فلسفہ اور کتاب اللہ کی تفسیر میں بلا سوچے سمجھے رائے زنی کرنے کو بہت فنیج سمجھتے تھے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ قرآن پاک کی تفسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن کو ترجیح دیتے تھے دوسرے نمبر پر تفسیر القرآن بالسنہ کو ترجیح دیتے تھے اور تیسرے نمبر پر تفسیر القرآن بالآثار و باقوال الصحابہ کو ترجیح دیتے تھے<sup>10</sup>۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کا مقام و مرتبہ اور علماء کے تعریفی اقوال:

ابن کثیر رحمہ اللہ کو فقہ، تفسیر، حدیث اور فتویٰ میں بہت بڑا مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"العلامة المُنْتَفِي المُحدث البارِع، فقيه متفنن، ومفسر نقال، وله تصانيف مفيدة"<sup>11</sup>

"ابن کثیر رحمہ اللہ ایک علامہ اور مفتی اور کامل محدث اور اچھے اسلوب سے مسائل فقہیہ کو بیان کرنے والے ایک مایہ ناز فقیہ ہیں اور متقدمین علماء تفسیر کی آراء کو احسن انداز میں نقل کرتے ہیں۔ ابن کثیر رحمہ اللہ کی بے حد مفید تصانیف ہیں"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اشتغل بالحديث مطالعة في متونه ورجاله، وكان كثير الاستحضار حسن المفاكحة، سارث تصانيفه في حياته، وانتفع الناس بما بعد وفاته"<sup>12</sup>

"ابن کثیر رحمہ اللہ نے متون حدیث اور رجال حدیث کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا اور ان کی تحقیق اور بحث و تمحیص میں ایک طویل عرصہ بسر کیا ہے، آپ مستحضر دماغ والے اور خوش طبع تھے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تصانیف آپ کی زندگی میں ہی شائع ہو گئی تھیں اور وافر مقدار میں علاقوں میں پھیل گئی تھیں اور آپ کی وفات کے بعد تا قیامت لوگ ان سے مستفید ہوتے رہیں گے"

ابن تغری بردی فرماتے ہیں:

"لازم الإشتغال ودأب وحصل وكتب، وبرع في الفقه والتفسير والحديث، وجمع و صنف، ودرس وحدث وألف، وكان له اطلاع عظيم في الحديث والتفسير و الفقه العربية، وغير ذلك. وأفتى ودرس إلى أن توفي"<sup>13</sup>

"ابن کثیر رحمہ اللہ نے علم حدیث اور فقہ میں ایک طویل زمانہ مشغولیت و مصروفیت اختیار کی ہے اور اس میں ایک ماہر فن کا مقام حاصل کیا ہے، اس میں بہت سارے مقالات و مضامین بھی صادر فرمائے ہیں، علم فقہ، تفسیر اور حدیث میں امتیازی شان و مقام کے حامل ہیں، عربیت میں بھی ماوی اور مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس اور تعلیم اور افتاء کی مسند کو زینت بخشی ہے"

ابن حجبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أحفظ من أدرکنہا لمنون الاحادیث ورجالہا، وأعرفہم بجرحہا وصحیحہا وسقیمہا، وکأن أقرانہ وشيوخہ یعترفون لہ بذلك وما أعراف أنى اجتمعت به على كثرة ترددي إليه إلا واستفدت منه"<sup>14</sup>

"میں نے جتنے محدثین اور علمائے جرح و تعدیل اور فن رجال کے ماہرین اپنے دور میں دیکھے ہیں حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کو میں ان سب کا سردار، ماوی و مرجع سمجھتا ہوں، متون حدیث اور رجال حدیث کے سب سے بڑے حافظ اور ان کے احوال سے سب سے زیادہ واقفیت رکھنے والے تھے، احادیث کی جرح و تنقید، صحیح اور ضعیف کے فن امتیاز میں ایک بلند شان رکھتے تھے اور حیران کن بات یہ ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے ہم عصر علماء اور محدثین اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے اساتذہ و شیوخ بھی ان کی اس شان علمی کا اعتراف کرتے ہیں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے یہی شاگرد رشید فرماتے ہیں کہ میں جب کبھی بھی علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ سے ملا تو ضرور مجھے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہوا اگرچہ میں دن میں ان کے ساتھ بیسیوں دفعہ بھی ملاقات کرتا"

ابن عماد حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كَانَ كَثِيرَ الاستحضار قَلِيلِ النسيان، جيد الفهم يُشارك في العَرَبِيَّةِ وينظم نظماً وسطاً"<sup>15</sup>

"ابن کثیر متحضر دماغ رکھنے والے تھے، بہت کم ہی ایسا ہوا کہ آپ کو کبھی کوئی بات بھولی ہو، عمدہ فہم رکھنے والے اور عربیت میں ایک شان امتیاز کے حامل تھے۔ بات کو نظم و شعر کے انداز میں بیان کرنے کی بھی عمدہ صلاحیت رکھتے تھے"

ابن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آپ نے اپنے وقت کے مایہ ناز اور کبار محدثین سے سماع کیا ہے اور حدیث کے جمع کرنے اور احسن انداز میں ترتیب دینے میں اپنے ہم عصر علماء و محدثین پر فوقیت حاصل کر گئے ہیں، اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فتاویٰ کو ایسے احسن انداز میں بیان کرتے اور تحریر فرماتے ہیں کہ سامع اور قاری اس کی چاشنی سے کبھی سیر ہی نہیں ہوتا، اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ علم حدیث پر جب کلام کرتے ہیں تو کوئی بات ان کی ایک جامع فائدہ سے خالی نہیں ہوتی، آپ کے فتاویٰ دور دراز کے ممالک اور شہروں میں بہت کم عرصہ میں بہت زیادہ شہرت حاصل کر گئے، علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ الفاظ کی تصحیح اور ان کی حرکات اور صحیح تلفظ کو بیان کرنے میں اور اسی طرح اپنے ایک بے مثال اور باکمال انداز تحریر میں ہم عصر مقالہ نگار اور مصنفین میں بہت زیادہ شہرت کے حامل ہیں"<sup>16</sup>

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جو کہ علم حدیث کے مایہ ناز علامہ اور فن جرح و تعدیل میں شان اجتہاد کے حامل ہیں اور روایات کے صحت و سقم بیان کرنے میں ان کے اقوال کو سند کی حیثیت حاصل ہے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے متعلق ان کے علوم الحدیث پر عبور اور مہارت کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ عام محدثین کی طرح اس بات کی کوشش نہیں کرتے کہ عالی سند حاصل کریں اور سند عالی اور سند نازل و سافل میں امتیاز کی کوشش کریں اور اسی طرح علم حدیث میں فروعی اور سطحی درجہ کے فنون شمار کیے جاتے ہیں ان میں نمایاں ہونے کی کوشش نہیں کرتے جیسا کہ یہی سند عالی حاصل کرنا اور علوم حدیث میں اپنی مہارت اور کمال کا درجہ سمجھنا بلکہ ابن کثیر رحمہ اللہ تو ایسے مایہ ناز اور باکمال محدثین میں سے ہیں جن کو علوم الحدیث کے ساتھ ساتھ فقہ میں بھی ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے" <sup>17</sup>

علامہ سیوطی رحمہ اللہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے قول کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علم حدیث میں اصل فنون اور علوم کی حیثیت رکھنے والے امور درج ذیل ہیں:

- 1- حدیث صحیح اور حدیث ضعیف کی پہچان حاصل کرنا۔
- 2- علل حدیث پر مہارت حاصل کرنا۔

3- احادیث کے اور روایات کے اختلاف طرق کو جاننا اور رجال حدیث پر حسب جرح و تعدیل معرفت تامہ حاصل کرنا۔  
باقی سند عالی اور سند سافل یہ تو علم حدیث کے زوائد شمار کیے جاتے ہیں علم حدیث کے اصول کی حیثیت رکھنے والے فنون میں ان کا کوئی مقام نہیں ہے <sup>18</sup>۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا شعر و شاعری کا ذوق:

ابن عماد حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ عمدہ شعر کہا کرتے تھے لیکن ان کے نظم اور اشعار میں سے بہت کم حصہ محفوظ ہے۔ مثلاً یہ شعر:

تمر بنا الايام تنزى وَاِنَّمَا نَسَاقُ إِلَى الْأَجَالِ وَالْعَيْنُ تَنْظُرُ

فَلَا عَائِدَ ذَاكَ الشَّبَابِ الَّذِي مَضَى وَلَا زَائِلَ هَذَا الْمَشِيبِ الْمَكْدَرِ <sup>19</sup>

"مسلل دن رات گزرتے جا رہے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ہمیں موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے، نہ تو گزری ہوئی جوانی کبھی لوٹے گی اور نہ ہی زندگی کو تلخ کر دینے والا بڑھاپا کبھی زائل ہوگا"  
بہر حال علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ شعر و شاعری میں شہرت حاصل نہیں کر سکے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا طرز تحریر و تصنیف:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ عربیت میں اور عربی ادب اور عربی ثقافت و تہذیب میں اعلیٰ حیثیت و مقام کے حامل ہیں لیکن علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا اسلوب تحریر و تصنیف اپنے زمانے کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتا ہے مثلاً مقفیٰ مجمع عبارتوں کو بطور ترجیح

ذکر کرنا نسبت غیر منطقی و مسجع عبارتوں کے اپنے زمانہ کے اس طرز تحریر کا اعتبار کرتے ہوئے بسا اوقات ایسی عبارات بھی لے آتے ہیں جو علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے مقام و مرتبہ اور عظمت شان کے لائق و مناسب نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ ان ادباء میں سے نہیں ہیں کہ جو منطقی و مسجع عبارات لانے کا ضرورت اور حد سے زیادہ اہتمام کرتے ہیں اور اسلوب تحریر اور انداز بیان میں عبارات کے بناؤ سنگھار اور محسنات بدیعہ کے استعمال میں غلو اور مبالغہ سے کام لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا انداز بیان اور اسلوب تحریر نہایت جاندار اور شاندار ہوتا ہے اور حال و مقام کی مناسبت سے عبارات ذکر کرتے ہیں۔ درحقیقت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ ایک بے مثال اور علوم عربیت اور علوم شرعیہ میں ایک مایہ ناز علامہ کی حیثیت رکھتے ہیں، علم تفسیر میں ایک باکمال مفسر سے کم حیثیت نہیں ہے اور علم فقہ اور علم تفسیر میں شان اجتہاد کے حامل ہیں۔ ایسے ادیب نہیں ہیں کہ جو اپنی ساری قوت اس بات میں صرف کر دیتے ہیں کہ ایک ہی بات کو مختلف انداز اور اسلوب میں ڈھالا جائے جیسا کہ عموماً کم علم اور کم فہم ادباء اور مقالہ نگار اس بات کی حد درجہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کی عبارات منطقی و مسجع عبارتوں سے بھری ہوئی ہوں اور خواہ مخواہ ایک ہی بات کو انداز بدل کر صفحات سیاہ کرنے کی کوشش کرنا اور جگہ جگہ علوم بلاغت میں سے فنون غیر مقصودہ کو اور ان کی اصطلاحات کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا غرض یہ کہ ان لوگوں کا مقصد قاری کو کوئی فائدہ پہنچانا یا اس کو کسی علمی اور شرعی زیور سے آراستہ کرنے کی بجائے صرف اور صرف اپنی ادبیات کا قاری پر رنگ چڑھانا اور اس پر دھاک بیٹھانا مقصود ہوتا ہے۔<sup>20</sup>

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تصانیف:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تصنیف و تالیف میں بہت زیادہ مشغول رہے ہیں اور اپنی حیات طیبہ کا ایک طویل زمانہ اس مبارک مشغلہ میں صرف کر دیا ہے، علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی زیادہ تر تصانیف علم حدیث و فقہ جیسے عالی شان علوم میں لکھی گئی ہیں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی چند ایک تصانیف یہ ہیں۔

## 1. تفسیر القرآن الکریم:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اس طرز پر کوئی کتاب تصنیف نہیں کی گئی کہ جس کے اندر روایات تفسیر یہ پر اس درجہ باعتبار جرح و تعدیل طویل کلام کیا گیا ہو عموماً مفسرین کرام تفسیری روایات کے بارے میں فیصلہ صادر نہیں فرماتے کہ اس آیت مبارکہ کے بارے میں جو روایات میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کونسی روایت کس درجہ کی ہے یہی وجہ ہے کہ کبار مصنفین کی تفسیر اسرائیلیات سے بھری ہوئی ہیں لیکن علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تفسیری روایات ذکر کرنے کے بعد ان پر اصول جرح و تعدیل کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ بھی صادر فرماتے ہیں کہ کونسی روایت کسی درجہ کی ہے" <sup>21</sup>

## 2. البدایہ والنہایہ:

یہ کتاب علم تاریخ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے جس میں سب سے پہلے انبیاء کرام کے قصے اور امم سابقہ کے احوال ذکر کیے گئے ہیں لیکن علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا باقی مؤرخین سے یہ ایک امتیاز ہے کہ امم سابقہ کے قصوں میں قرآن اور احادیث صحیحہ کی پوری پوری پیروی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اسرائیلیات، غریب اور منکر روایات ذکر کرنے کے بعد ان کی حیثیت بھی بیان

کرتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر عرب کے احوال اور زمانہ جاہلیت کے احوال و واقعات بیان کیے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ولادت باسعادت سے لے کر وصال تک تمام واقعات کو مکمل طور پر بیان کیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں نمودار ہونے والے تمام سانحات اور واقعات جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے لے کر اپنے زمانہ یعنی سن آٹھ ہجری تک رونما ہوئے ان کو بھی بیان کیا ہے۔ پھر آخر میں علامات قیامت اور قرب قیامت میں ظاہر اور رونما ہونے والے فتنے اور جنگیں اور احوال آخرت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تصنیف کردہ یہ تاریخ مرجع اور ماویٰ کی حیثیت رکھتی ہے جس پر ہمیشہ اعتماد کیا جائے گا۔<sup>22</sup>

3. اختصار علوم الحدیث لابن صلاح
4. مختصر کتاب المدخل الی کتاب السنن
5. رسالۃ فی الجہاد
6. التکمیل فی معرفۃ الثقاۃ والضعفاء والمجاہیل
7. الہدی والسنن فی احادیث المسانید والسنن
8. مسند الشیخین ابی بکر وعمر (رضی اللہ عنہما)
9. السیرۃ النبویۃ مطولہ ومختصرہ
10. طبقات الشافعیۃ
11. تخریج احادیث ادلۃ التنبیہ فی فقہ الشافعیۃ
12. مختصر ابن حاجب کی احادیث کی تخریج
13. کتاب المقدمات

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے صحیح بخاری شریف کی شرح لکھنا شروع کی تھی لیکن پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا سکے۔

احکام میں ایک بہت بڑی کتاب لکھنا شروع کی لیکن اس کو پورا نہ کر سکے کتاب الحج تک ہی لکھ سکے۔<sup>23</sup>

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی حیات مبارکہ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی زیادہ تر توجہ فن حدیث اور علوم الحدیث کی طرف تھی اکثر و بیشتر وہ اپنے زمانہ کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے تھے کتب کی شروح اور اختصارات پیش کرنے کی حد درجہ کوشش کرتے تھے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا امتیاز اور علوشان و مرتبہ جو ظاہر اور نمایاں ہوتا ہے وہ ان کی دو کتابوں البدایہ والنہایہ اور تفسیر القرآن العظیم سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تصانیف میں اس دائرہ کار اور طریقہ کار سے بالکل باہر نہیں نکلتے جس کے گردان کی پوری زندگی کی درس و تدریس اور علمی محنت و مطالعہ گھومتا ہے جس میں انہوں نے اپنی پوری زندگی کھپا دی۔ وہ عظیم الشان علوم و فنون جس میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنے عمر عزیز کو صرف کیا ہے وہ یہ ہیں: علم حدیث، علم تفسیر، فن تاریخ اور علم الاحکام۔<sup>24</sup>

السیرۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف:

علامہ کی کتاب السیرۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خود علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا ذکر کردہ ایک قول ہے جسے انہوں نے اپنی مایہ ناز تفسیر تفسیر القرآن العظیم میں سورہ احزاب کے ذیل میں غزوہ خندق کی بحث میں ذکر کیا ہے۔ علامہ ابن



کثیر رحمہ اللہ اس مقام پر فرماتے ہیں کہ میں نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مختصر اور طویل انداز میں تحریر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"غزوہ خندق کے متعلق جتنی تفصیل میں نے یہاں بیان کی ہے یہ دلائل اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ثابت ہے اور اس کی مکمل تفصیل میں نے اپنی کتاب السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کر دی ہے جس کو مختصر اور تفصیلی انداز میں مستقل کتاب کے طور پر شائع کیا گیا ہے اللہ کا شکر اور احسان ہے" <sup>25</sup>

اس کا مطلب یہ ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی کتاب السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی زندگی میں ہی لوگوں کے ہاں مشہور و معروف اور متداول ہو چکی تھی لیکن قلمی نسخوں اور مخطوطات کی دنیا میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ملتی کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی کتاب السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مستقل کتاب ہے لگتا ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے جب اپنی ایک معتبر ترین اور ایک بڑی ضخیم کتاب البدایہ والنہایہ تصنیف فرمائی تو اس کتاب السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ہی ایک معتدبہ حصہ اور جزء بنا دیا چونکہ یہ کتاب لوگوں میں مشہور و معروف ہو چکی تھی اور اطراف عالم میں پھیل چکی تھی تو لوگ اس کتاب کو بڑے شوق سے پڑھتے تھے اور اس کو مستقل کوئی کتاب شمار نہیں کیا گیا۔ جب علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کسی جگہ یہ تذکرہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ضخیم کتاب تصنیف فرمائی ہے تو اس سے یہ بات واضح طور پر سمجھ آ جاتی ہے کہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے جتنا مواد البدایہ والنہایہ میں ذکر کیا ہے اگر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ کوئی مستقل کتاب تصنیف فرماتے تو اس سے بڑھ کر نہ لکھ پاتے۔ <sup>26</sup>

اس کتاب میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے دنیا عرب کے زمانہ جاہلیت کے احوال و واقعات کو تفصیلی انداز میں تحریر فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے لے کر آپ کے وصال پر ملال تک پوری حیات طیبہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس بات کو معتبر سمجھا گیا ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں جس السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیتے ہیں وہ یہی کتاب ہے جو السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن کثیر کے نام سے موسوم ہے۔

السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبج و اسلوب:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تصنیف السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گہری نظر سے دیکھا جائے اور اس کی خصوصیات میں غور و فکر کرتے ہوئے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے اس کتاب میں انداز اور طرز تحریر سے بحث کی جائے تو درج ذیل امور سامنے آتے ہیں:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی اس کتاب السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روایات کو سند کے ساتھ ذکر کرنے کا حد درجہ اہتمام فرماتے ہیں جیسا کہ ایک علامہ محدث کا یہ طرز اور انداز ہوا کرتا ہے کہ وہ روایت کو کبھی بھی بغیر سند کے ذکر نہیں کرتا اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ پر بھی علم حدیث کا اور اس کے اصول و ضوابط کے اہتمام کرنے کا بہت زیادہ غلبہ ہے اور اکثر روایات علامہ احمد بن حنبل، علامہ بیہقی اور علامہ ابو نعیم رحمہم اللہ کے حوالہ سے ذکر کرتے ہیں۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی یہ خصوصیت اظہر من الشمس ہے کہ عام سیرت نگار اور تاریخ دان مثلاً ابن اسحاق رحمہ اللہ <sup>27</sup> اور موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ <sup>28</sup> وغیرہ کی طرح روایات کا انبار اور ڈھیر نہیں لگاتے جاتے بلکہ صرف ان روایات کو ذکر کرتے ہیں

جن کو علم حدیث کے ماہرین نے لیا ہے یہ ہی وہ خاص امتیاز اور شان ہے جس کی وجہ سے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ سیرت نگار اور مورخین میں ایک بے مثال اور قابل اعتبار مقام کے حامل ہیں۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ بعض اسناد پر جرح بھی کرتے ہیں جس وقت متن حدیث غریب درجہ کا ہو تاکہ وہ حدیث پر حکم لگا سکیں لیکن اس کے برخلاف بسا اوقات صرف حدیث کا درجہ بیان کر دیتے ہیں لیکن سند پر جرح و قدح نہیں کرتے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ وہ اپنی اس کتاب السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کتابوں سے بھی مواد اور روایات لاتے ہیں جو کہ بالکل نایاب ہیں یا وہ کتابیں گم شدہ ہیں مثلاً کتاب موسیٰ بن عقبہ اور کتاب الامویہ فی الغازی۔ اسی طرح علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کی شرح سے بھی روایات و احادیث اور مضامین نقل کرتے ہیں، مثلاً الروض اللائف للسہلی اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کی الشفاء سے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اشعار سے بھی استدلال کرتے ہیں لیکن علامہ ابن ہشام رحمہ اللہ کی اشعار سے استدلال میں پوری پوری پیروی نہیں کرتے بلکہ کبھی تو اشعار مختصر طور پر تحریر کر دیتے ہیں اور کبھی اشعار کو سرے سے چھوڑ ہی دیتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر جو بھی مستند مواد ہے اس کو جمع کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں لیکن ایسا نہیں کہ احادیث و اخبار و روایات کا انبار اور ڈھیر ہی لگانا مقصد اصلی ہو بلکہ اس بات کا پورا پورا اہتمام کرتے ہیں کہ جو کچھ نقل کریں اس کا پورا پورا حوالہ نقل کریں اور جہاں پر ترتیب مشکل ہو رہی ہو اور اخبار و روایات کو احسن انداز سے ترتیب نہ دیا جاسکتا ہو تو پھر اس موضوع کے متعلقہ ایک لمبی روایت ذکر کر دیتے ہیں پھر اس کے بعد چند روایات ذکر کرتے ہیں جن سے اس لمبی روایت کے کسی نہ کسی حصہ کی تائید ہو جاتی ہے۔

جب ہم علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے اس پہلو پر نظر ڈالتے ہیں کہ وہ روایات اور احادیث کو دوسرے محدثین کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں تو وہاں ایک عجیب اور انوکھی بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ جب بھی کوئی حوالہ نقل کرتے ہیں تو اس کو بعینہ نہیں نقل کرتے مثلاً اگر کسی جگہ پر ابن اسحاق کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں تو اکثر و بیشتر وہاں روایت بالمعنی ہی کرتے ہیں چنانچہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ الفاظ روایت و حدیث میں تقدیم و تاخیر اور زیادت و نقصان بہت زیادہ کرتے ہیں اور تغیر و تبدل بھی بہت زیادہ کرتے ہیں۔ اسی تغیر و تبدل کے نتیجے میں علامہ ابن اسحاق کی عبارت میں جو حسن اور خوبی، جمال و آرائیگی ہے وہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی عبارت سے ختم ہو جاتی ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ متداول کتب احادیث سے جو احادیث نقل کرتے ہیں ان کے الفاظ اور عبارات بھی متداول کتب حدیث کی عبارات و الفاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کی جو روایات علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ و قال البخاری کے لفظ سے نقل کرتے ہیں ان روایات و احادیث کے الفاظ صحیح بخاری کے موجودہ نسخوں کے الفاظ و عبارات سے پوری پوری لفظی و حرنی مطابقت نہیں رکھتے۔

اسی طرح علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ جب صحیح مسلم یا مسند احمد یا علامہ ابو نعیم کی دلائل النبوة، علامہ بیہقی کی دلائل النبوة، قاضی عیاض کی الشفاء اور علامہ سہلی کی الروض اللائف سے روایات و احادیث نقل کرتے ہیں تو ان کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ ان کے الفاظ و عبارات موجود و متداول نسخوں کے عبارات و الفاظ سے پوری مطابقت نہیں رکھتے۔

ایسا بہت شاذ و نادر ہی ہوتا ہے بلکہ نہ ہونے کے درجہ میں ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کوئی روایت یا حدیث متداول

کتب کے حوالہ سے نقل کریں اور وہ روایت و حدیث اپنے الفاظ و عبارات میں موجود و متداول نسخوں سے مطابقت و موافقت رکھیں بلکہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی ذکر کردہ روایت کے الفاظ اور موجودہ متداول نسخوں کی عبارت و الفاظ میں چند لحاظ سے فرق ہوتا ہے یا تو دونوں عبارتیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں یا ایک عبارت دوسری عبارت سے کم ہوتی ہے یا زیادہ ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ روایت بالمعنی ہی کو ترجیح دیتے ہیں اور جب کبھی بھی روایات ذکر کرتے ہیں متداول کتب کے حوالہ سے تو اس میں بھی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے روایت بالمعنی ہی کا التزام کرتے ہیں۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں:

1. علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنے حافظے اور اپنی روایت پر اعتماد کرتے ہیں متداول نسخوں سے بعینہ نقل نہیں کرتے بلکہ صرف توثیق و تائید کے لیے متداول کتب کا حوالہ ہی دے دیتے ہیں اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے کہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ ایک جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث کے مقام پر فائز ہیں۔

2. متداول کتابوں کے جو نسخے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے پاس موجود تھے وہ ان متداول کتابوں کے ان نسخوں سے مختلف ہیں جو ہمارے پاس پہنچے، یعنی کہ نسخوں کا اختلاف ہے اصل روایات کا اختلاف نہیں ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کی اس قابل قدر تصنیف السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے والا شخص صاحب کتاب کو قابل صد تحسین سمجھتا ہے کیوں کہ انہوں نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ترتیب دینے کا ایک نیا اسلوب امت کو فراہم کیا ہے اور ایک نئے طرز تحقیق سے سیرت نگاروں کو روشناس کروایا ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا جدید اسلوب یہ ہے کہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخبار و روایات کو احادیث کی روایات سے ملا جلا کر لاتے ہیں، یہ وہ طرز تحریر ہے جو علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ سے پہلے سیرت نگار اور تاریخ دان میں متعارف نہیں ہوا۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس وجہ سے بھی قابل صد تحسین ہیں کہ انہوں نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کافی اور وافی مقدار میں مواد فراہم کیا ہے جو درس و تدریس اور تحقیق و جستجو میں اہمیت کا حامل ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے بعد کے زمانہ کے لوگوں نے آپ کی اس بارے میں بہت اعانت اور مدد فرمائی ہے کہ رہی سہی احادیث اور روایات کو بھی اس کتاب میں بالاستیعاب لے لیا گیا ہے<sup>29</sup>۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

### حوالہ جات (References)

۱۔ الدمشقی، شمس الدین ابوالحسن محمد بن علی بن الحسن بن حمزہ، ذیل تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیہ، ۱/۱۳۹، ۳۸، ۱۹۹۸۔

Al Dimishqi, Shamas al Din Muḥammad bin 'Ali bin al Hasan, Zayl Tadhkirah al Huffaz, (Beurit: Dar al Kutub 'Ilmiyyah, 1998/1419), 1:38.

<sup>2</sup> -العسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر (التوفی: ۸۵۲ھ)، الدرر الكامنة فی اعیان المائتہ الثمانیہ، مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، الہند، ۱۹۷۲ء، ۱: ۳۲۶۔

Al 'Asqalaniy, Aḥmad bin 'Ali bin Muḥammad bin Aḥmad bin Ḥajar, (Hayderabad: Majlis Da'irah al Ma'arif al 'Uthmaniyyah, 1972), 1:446.

<sup>3</sup> -ابو الفلاح، عبد اللہ بن احمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، شذرات الذهب فی اخبار من ذہب، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت، ۱۹۸۶ء، ۸: ۳۹۹، ۱۳۰۶۔

Al Ḥanbaliy, 'Abdullah bin Aḥmad bin Muḥammad bin al 'Ammad, Shadhrah al Dha'b fy Akhbar man Dhahab, (Beurit: Dar Ibn Kathir, 1986/1406), 8:399.

<sup>4</sup> -الدرر الكامنة فی اعیان المائتہ الثمانیہ، ۴: ۳۳۵۔

Al Durar al Kaminah fy A'yan al Mia'ah al Thaminah, 1:445.

<sup>5</sup> -السید، جمال بن محمد، ابن قیم الجوزیہ، وجودہ فی خدمۃ السنۃ النبویہ وعلومہا، عمادۃ البحث العلمی بالجامعۃ الاسلامیہ، المدینۃ المنورۃ، ۲۰۰۳/۱۴۲۳ء، ۱: ۱۹۳۔

Al Sayyid, Jamal bin Muḥammad, Ibn Qayyam al Jawziyyah w Juhuwduhu fy Khidmah al Sunnah al Nabawiyyah w 'Uluwmiha, (Al Saudiyyah: 'Imadah al Bahath al 'Ilmiyyah bil Jamiah al Islamiyyah Al Madinah Al Munawwarah, 2004/1424), 1:193.

شذرات الذهب فی اخبار من ذہب، ۸: ۳۳۹۔

Shadhrah al Dha'b fy Akhbar man Dhahab, 8:399.

<sup>6</sup> -الدرر الكامنة فی اعیان المائتہ الثمانیہ، ۴: ۳۳۵۔

Al Durar al Kaminah fy A'yan al Mia'ah al Thaminah, 1:445.

<sup>7</sup> -ذیل تذکرۃ الحفاظ، ۳۸: ۱۔

Zayl Tadhkirah al Huffaz, (Beurit: Dar al Kutub 'Ilmiyyah, 1998/1419), 1:38.

<sup>8</sup> -ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی (التوفی: ۷۷۷ھ)، مقدمہ السیرۃ النبویہ لابن کثیر، تحقیق: مصطفیٰ عبدالواحد، دار المعرفۃ للطباعة والنشر والتوزیع بیروت، لبنان، ۱۹۷۶/۱۳۹۵ء، ۷: ۱۔

Ibn Kathiyr, Abu al Fida' Isma'iyil bin 'Umar bin Kathiyr al Dimashqiy, Muqaddimah al Siyrah al Nabwiyyah, (Beurit: Dar al Ma'arifah Li t'abah wal Al Dar Al Tiywnasiyyah lil Nashar wal Tawziy', 1976/1395), 1:7.

<sup>9</sup> تفصیل کے لئے ابن کثیر رحمہ اللہ کی کتاب "البدایہ والنہایہ" اور تاریخ ابن خلدون کا مطالعہ مفید رہے گا۔

<sup>10</sup> -ابن کثیر، مقدمہ السیرۃ النبویہ، ص: ۷۔

Ibid., p:7.

<sup>11</sup> -الدرر الكامنة فی اعیان المائتہ الثمانیہ، ۲: ۳۳۶۔

Al Durar al Kaminah fy A'yan al Mia'ah al Thaminah, 2:446.

<sup>12</sup> - الدرر الكامنة في إيمان المائة الثامنة، ٣٣٥: ١.

Al Durar al Kaminah fy A'yan al Mia'ah al Thaminah, 1:445.

<sup>13</sup> - الحنفى، يوسف بن تغرى بردى بن عبد الله الظاهري، أبو الحسن، جمال الدين (التونى: ٥٨٤٣هـ)، النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة، وزارة الثقافة والإرشاد القومي، دار الكتب، مصر، ١٢٣: ١١.

Al Hanafiy, Yuwsuf bin Taghriy bin 'Abdullah, Abu al Muhasin, Al Nujuwm al zahirah fy Muluwki Mişar wal Qahirah, (Egypt: Dar al Kutub), 11:123.

<sup>14</sup> - العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر (التونى: ٥٨٥٢هـ) إنباء الغمربأبناء العمر، المجلس الأعلى للشئون الإسلامية، لجنة إحياء التراث الإسلامي، مصر، ١٩٦٩، ٣٩: ١.

Al 'Asqalaniy, Aħmad bin 'Aliy bin Muħammad bin Aħmad bin Ĥajar, Ai'mba' al Ghumar b A'bna' al 'Umar, (Cairo: Al Majlis Al 'Ala lil Sha'un Al Islamiyyah, Lujnah I'hya' Al Turath Al Islami, 1969), 1:39.

<sup>15</sup> - شذرات الذهب في إخبار من ذهب، ٢٠٤: ٨.

Shadhrah al Dha'b fy Akhbar man Dhahab, 8:207.

عادل نويمض، معجم المفسرين من صدر الإسلام وحتى العصر الحاضر، مؤسسة نويمض الثقافية للتأليف والترجمة والنشر، بيروت، لبنان، ١٩٩٨، ٩٣: ١.

'Adil Nawyħađ, Mu'jam al Mufasssiriyn min Şadr al Islam wa Ĥattay al 'Aşr al Ĥađir, (Beurit: Muw'assasah Nawyħađ al Thaqaifiyyah lil Ta'liyf wal Tarjumah wal Nashr, 1988), 1:93.

<sup>16</sup> - إنباء الغمربأبناء العمر، ٣٩: ١.

Ai'mba' al Ghumar b A'bna' al 'Umar, 1:39.

<sup>17</sup> - الدرر الكامنة في إيمان المائة الثامنة، ٣٣٥: ١.

Al Durar al Kaminah fy A'yan al Mia'ah al Thaminah, 1:445.

<sup>18</sup> - السيوطى، عبد الرحمن بن أبى بكر، جلال الدين، طبقات الحفاظ، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٣٠٣، ٥٣٢: ١.

Al Sayuwtiy, 'Abdur Raħman bin Abiy Bakar, Tabaqat al Ĥuffaz, (Beurit: Dar al Kutub 'Ilmiyyah, 1493), 1:534.

<sup>19</sup> - إنباء الغمربأبناء العمر، ٣٠: ١.

Ai'mba' al Ghumar b A'bna' al 'Umar, 1:40.

<sup>20</sup> - مقدمه السيرة النبوية لابن كثير، ٨: ١.

Muqaddimah al Siyrah al Nabwiyyah, 1:8.

<sup>21</sup> - طبقات الحفاظ، ٥٣٢: ١.

Tabaqat al Ĥuffaz, 1:534.

<sup>22</sup> - مقدمه السيرة النبوية لابن كثير، ٩: ١.

Muqaddimah al Siyrah al Nabwiyyah, 1:9.

<sup>23</sup> - الحنفى، يوسف بن تغرى بردى بن عبد الله الظاهري، أبو الحسن، جمال الدين (التونى: ٥٨٤٣هـ) المنسل الصان والمستوفى بعد الوانى، السيرة

المصريه العالیه للكتاب، ۲: ۴۱۵۔

Al Ḥanafiyy, Yuwsuf bin Taghriy bin 'Abdullah, Abu al Muḥasin, Al Manhal al Ṣafiyy wal Mustawfiy B'ad al Wafiyy, (Al Hy'ah al Miṣriyyah al 'Ammah lil Kitab), 2:415.

<sup>24</sup>۔ مقدمہ السیرۃ النبویہ لابن کثیر، ۱: ۹۔

Muqaddimah al Siyrah al Nabwiyyah, 1:9.

<sup>25</sup>۔ ابن کثیر، ابو الفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: ۵۷۷ھ)، تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)، دار الکتب العلمیہ،

منشورات محمد علی بیضون، بیروت، ۱۴۱۹ھ، ۶: ۳۵۷۔

Ibn Kathiyr, Abu al Fida' Isma'iyl bin 'Umar bin Kathiyr al Dimashqiyy, Tafsir al Qurān al 'Aziym, (Beurit: Dar al Kutub 'Ilmiyyah, 1419), 6:357.

<sup>26</sup>۔ غازی، ڈاکٹر، محمود احمد، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور، ص: ۲۲۰۔

Ghazi, Dr. Mahmuwd Aḥmad, Mu ḥadrat Siyrat, (Lahore: Al Fayṣal Nashiran wa Tajiran Kutub), p:220.

<sup>27</sup> آپ کا نام محمد بن اسحاق بن یسار ہے اور عرب کے قدیم ترین مؤرخین میں سے ہیں۔ ۱۱۹ھ میں اسکندریہ گئے اور وہاں سے بغداد چلے گئے

اور وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔ آپ کی تصانیف میں "السیرۃ النبویہ"، "کتاب الخلفاء" اور "کتاب المبدأ" شامل ہیں۔ (الزرکلی، خیر الدین

بن محمود بن محمود بن علی بن فارس، الاعلام، دار العلم للملایین، مئی ۲۰۰۲ء، ۶: ۲۸)

Al Zarkali, Khayr al Din Bin Meḥmuwd bin Meḥmuwd bin 'Ali, Al A'lam, (Dar al 'Ilm Lil Malayiyn, May:2002), 6:28.

<sup>28</sup> آپ کا نام موسیٰ بن عقبہ بن ابی عیاش۔ مدینہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ ثقہ محدثین میں ہیں، سیرت نبویہ ﷺ پر "کتاب

الغازی" لکھی جسے امام احمد بن حنبل نے معتبر قرار دیا ہے۔ (الاعلام للزرکلی، ۷: ۳۲۵)

Al Zarkali, Al A'lam, 7:325.

<sup>29</sup>۔ مقدمہ السیرۃ النبویہ لابن کثیر، ص: ۱۷-۱۴۔

Muqaddimah al Siyrah al Nabwiyyah, p:14-17.